بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۴۰۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۞ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۱ | ۲۷ ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش | ۲۷ شوال ۱۳۶۲ھ | ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۵۲

67

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ اخاء - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح دس بجے کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کو کل بھی بخار رہا - آج پاؤں میں نقرس کے درد کی شکایت ہوگئی ہے - نزلہ کی شکایت بھی ہے - احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں -

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو نسبتاً آرام ہے لیکن پوری صحت نہیں ہوئی - احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں -

خانصاحب منشی برکت علی صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال اپنی رخصت گزار کر اپنے کام پر آگئے ہیں —— حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے اپنے لڑکے سید مبارک احمد صاحب کی دعوت ولیمہ دی - جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب بھی شریک ہوئے اور دعا فرمائی -

روزنامہ الفضل قادیان ۲۷ شوال ۱۳۶۲ھ

جماعت احمدیہ کے قیام کی حقیقی غرض

احمدیت کی غرض وغایت دنیا میں اسلام کو از سر نو زندہ کرنا - لوگوں کے قلوب میں اللہ کی محبت کی آگ سلگانا اور موجودہ تہذیب و تمدن کی جگہ اسلامی تہذیب و تمدن کو رائج کرنا ہے یہ بلند ترین مقصد بظاہر چند سادہ الفاظ میں بیان کردیا گیا ہے - لیکن غور کرنیوالا دماغ سوچنے والا دل - اور مستقبل کے خطرات کو بھانپنے والا انسان سمجھ سکتا ہے - کہ اس مقصد عظیم کو پورا کرنے کے لئے ہمیں کتنی بڑی قربانیوں کتنے بڑے ایثار اور کتنے بڑے انقلاب کی ضرورت ہے - تہذیب و تمدن کی موجودہ شکل کو مٹا کر اس کی جگہ ایک نئی تہذیب و تمدن کی داغ بیل ڈالنا - اخلاق و معاشرت کی موجودہ شاہراہوں کے نقوش حرف غلط کی طرح نابید کرکے اُن کی جگہ اس اخلاق و معاشرت کو رائج کرنا جو اسلام کا مطمح نظر ہے - یہ ایک عظیم الشان بیداری اور بہت بڑی قوت عمل کا متقاضی ہے - دنیا میں جتنا بڑا مقصد کسی شخص کے پیش نظر ہوتا ہے - اُتنی ہی بڑی قربانی کرنے کے لئے وہ اپنے دل و دماغ کو تیار کیا کرتا ہے جس شخص کے سامنے صرف یہ مقصد ہو کہ وہ ایک شہر کو فتح کرے - اس کی جدوجہد اور تگ و دو اس شخص کی جدوجہد کا پاسنگ بھی نہیں ہوسکتی جو ایک ملک کو فتح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو - اور جس کے سامنے ایک ملک فتح کرنے کا مقصد ہو - اس کے ولولے اور ایثار اس قربانی کے بلند ترین پروگرام کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہوتے ہیں - جو تمام دنیا کو فتح کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہو - پس چونکہ قربانیوں کی کیفیت اور کمیت کسی مقصد کے ادنےٰ و اعلےٰ ہونے سے تعلق رکھتی ہے - اس لئے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو ہمیشہ اپنے دل اور دماغ میں یہ سوچتے رہنا چاہیئے - کہ وہ کیا مقصد ہے - جس کے لئے احمدیت کو قائم کیا گیا - اور وہ وہ کون سا کام ہے جس کی خاطر جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے معرض وجود میں لایا - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں اس حقیقت پر مختلف رنگوں میں روشنی ڈالی ہے - اور جماعت احمدیہ آپ نے بارہا یہ امر واضح فرمایا ہے - کہ اللہ تعالےٰ نے کا منشاء اس جماعت کو کھڑا کرنے سے کیا ہے - صرف حیات مسیح کی غلطی کو دور کرنے یا صرف بعض اور عقائد و ایمانیات سے تعلق رکھنے والی غلطیوں کا سدّباب کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت نہیں ہوئی - بلکہ آپ کی بعثت اس لئے ہوئی ہے - کہ آپ کے ذریعہ پھر ساری دنیا اسلامی پرچم کے نیچے آجائے پھر دنیا محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی نام لیوا ہو پھر کفر و شرک کی گھٹائیں دور ہو جائیں - پھر اسلام کا سورج دنیا پر چمکے - اور کچھ ایسی شان اور ایسی آب و تاب سے چمکے - کہ آنکھیں اسے دیکھ کر خیرہ ہو جائیں - اور اس کے حُسن لازوال کے مقابلہ میں کوئی مذہب - کوئی طاقت اور کوئی قوت ٹھہر نہ سکے - یہ مقصد کتنا عظیم الشان ہے - کتنا بلند - کتنا پاکیزہ اور کتنی بڑی جاذبیت رکھنے والا ہے - ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ یہی اس کی زندگی کا مقصد وحید ہے - یہی مقصد اس کے شامل جماعت ہونے کا ہے - یہی وہ مقصد ہے - جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک دفعہ ان الفاظ میں جماعت احمدیہ کے سامنے پیش فرمایا - کہ

"دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کی عمارت جو اس وقت قائم ہے - اس کی صفائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے - اس کی لپائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے - اس کے پوچنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے - اس پر رنگ اور روغن کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے - اس کا پلستر بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے اس کی چھت پر مٹی ڈالنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے - اس کی کانسوں کو درست کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے - اس کے ٹوٹے ہوئے فرش کو بدلنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بھیجے گئے - بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اس لئے بھیجا ہے - کہ تو توڑ دو اس تہذیب اور تمدن کی عمارت کو جو اس وقت کھڑی ہے - ٹکڑے ٹکڑے کردو اس قلعہ کو جو انسان نے اس میں بنا لیا ہے - اُسے زمین کے ساتھ لگا دو - بلکہ اس کی جڑیں اُکھیڑ کر پھینک دو - اور اس کی جگہ وہ عمارت کھڑی کرو - جس کا نقشہ میں تمہیں دیتا ہوں - یہ وہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا - اور اس کام کی اہمیت بیان کرنے کے لئے کسی لمبی چوڑی تقریر کی ضرورت نہیں - ہر انسان سمجھ سکتا ہے - کہ دنیا کے جس گوشہ میں ہم جائیں - دنیا کی جس گلی میں سے ہم گذریں - دنیا کے جس گاؤں میں ہم اپنا قدم رکھیں وہاں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے - اس سب کو توڑنا - اور اس سب کو تباہ کردینا اور اس سب کو برباد کردینا ہمارا مقصد ہے - اور پھر صرف توڑنا اور برباد کرنا ہی کام نہیں بلکہ اس کی جگہ نئی عمارت بنانا جو قرآن کریم کے بتائے ہوئے نقشہ کے مطابق ہو - ہمارا کام ہے"

اس مقصد عظیم کو پورا کرنے کی ذمہ واری یقیناً جماعت احمدیہ کے تمام افراد پر ہے - پس ہم میں سے ہر فرد کو یہ محسوس کرنا چاہیئے - کہ وہ ایک بہت بڑے کام کے لئے دنیا میں کھڑا کیا گیا ہے - وہ اسلامی فوج کا سپاہی ہے کفر و شرک سے لڑنے کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے - اگر اس لڑائی میں شامل ہوکر ہم میں سے کوئی شخص اپنی نادانی سے کوئی ایسا فعل کرتا ہے - جو اسلامی روایات اور اسلامی لائحہ عمل کے خلاف ہو - تو یقیناً اسے سچا سپاہی نہیں کہا جاسکتا - دشمن کی ایسی مدد کرنا جس کے پس پردہ انسان کی کوئی اپنی متاع عزیز ضائع ہوتی ہو - ہر حالت میں قابل افسوس حرکت ہے - لیکن ایسی حالت میں دانستہ یا نادانستہ طور پر ہم سے کسی ایسے فعل کا صادر ہونا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبکہ ہم روحانی جنگ کے میدان میں کھڑے ہوں بتاتا ہے۔ کہ ہم نے اپنے مقام کو نہیں سمجھا۔ اور نہ اس مقصد کی اہمیت کو ابھی صحیح طور پر سمجھا ہے۔ جو ہمارے پیش نظر ہونا چاہیئے ہم شیطان سے جنگ کرنے کے لئے کھڑے ہیں۔ ہم اس تمدن کو مٹانے کے لئے کھڑے ہیں۔ جو اس وقت دنیا پر چھایا ہوا ہے۔ اور ہمارا مدعا اس کی جگہ اسلامی تمدن کو قائم کرنا ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم میں سے ہر شخص خواہ وہ جوان ہے یا بوڑھا مرد ہے یا عورت فرض ہے۔ کہ وہ سب سے پہلے اپنے دل میں اس مقصد کی اہمیت کو سمجھے۔ اور پھر اپنے اعمال و اقوال کی ہر وقت کڑی نگرانی رکھے۔ تاکہ اس سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو۔ جو اس مقصد کے منافی ہو۔ اور جو حزب اللہ میں شامل ہونے والوں کے لئے باعث ندامت ہو۔ یہ ایک بہت بڑی ذمہ واری ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ذمہ واری کی طرف بارہا جماعت کو توجہ دلا چکے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم اپنے کانوں کو ہمیشہ کھلا رکھیں۔ اپنی آنکھوں کو ہمیشہ کھلا رکھیں۔ اپنے دل و دماغ کو کبھی غافل نہ ہونے دیں۔ کہ شیطان پرانا چور ہے۔ وہ غفلت کی گھڑیوں میں انسان پر حملہ کرتا۔ اور اس کے متاع ایمان کو چرا کر لے جاتا ہے ::

ٹیکنیکل ریکروٹنگ دربار جالندھر

میں

ہماری شمولیت اور اس کے مختصر کوائف

چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فوجی خدمات جن کا مقصد قیام امن و صلح اور مظلوم اقوام کو ظالم اقوام کے ناجائز تصرف سے رہائی دلانا ہے۔ ایسی نمایاں ہیں۔ کہ جن کا اعتراف ریکروٹنگ ڈیپارٹمنٹ کے ہر شعبہ کے افسروں کو ہے۔ اس لئے ریکروٹمنٹ کے متعلق جب کبھی کوئی تقریب منائی جاتی ہے۔ اس میں خصوصیت سے جماعت احمدیہ کے نمائندگان کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مورخہ ۲۵ اکتوبر ۴۳ء کو جالندھر چھاؤنی میں جو فوجی میلا بصورت دربار منعقد کیا گیا ہے۔ اس میں ناظر امور عامہ و خارجہ کو بھی مدعو کیا گیا۔ محکمہ ہذا کی طرف سے اس خواہش کا بھی اظہار کیا گیا۔ کہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ خود بنفس نفیس اس تقریب پر تشریف لاکر انہیں مشرف فرمائیں لیکن حضور نے اپنی دینی مصروفیات کی وجہ سے اسی پر اکتفا کیا۔ کہ اپنے چند نمائندگان یعنی ناظر صاحب امور عامہ و خارجہ اور ناظر صاحب اعلیٰ۔ ناظر صاحب بیت المال اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو شمولیت کے لئے ارشاد فرمایا۔ جس پر ہم چاروں بذریعہ کار جالندھر چھاؤنی پہنچے۔

دربار کے صدر مہاراجہ پٹیالہ تھے۔ اور پنجاب کے وزیر اعظم بمعہ دیگر وزراء مدعوین میں شامل تھے۔ اس دربار میں سب سے پہلے کرنل جانسن کول ٹیکنیکل ریکروٹنگ افسر ناردرن کمانڈ نے ایڈریس پڑھا۔ اور مختلف جماعتوں کی فوجی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے حضرت صاحب آف قادیان کے الفاظ لکھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خصوصیت سے شکریہ ادا کیا۔ کہ حضور کے ماتحت جماعت احمدیہ نے غیر معمولی طور پر فوجی بھرتی میں امداد دی ہے۔ کرنل موصوف کے بعد مہاراجہ بہادر پٹیالہ میجر ملک خضر حیات خان وزیر اعظم پنجاب۔ سر چھوٹو رام۔ سردار بلدیو سنگھ وزرائے پنجاب نے ایڈریس پڑھے۔ ہندو کمیونٹی کے مشہور نمائندہ ڈاکٹر مونجے اور خالصہ ڈیفنس لیگ کے نمائندہ گیانی سجان سنگھ صاحبان نے تقریریں کیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے میں نے بحیثیت ناظر امور عامہ و خارجہ انگریزی میں تحریری ایڈریس پڑھا۔ جو پڑھنے سے قبل کرنل جانسن کول کو ان کی خواہش کے مطابق دکھلایا گیا۔ ذیل میں اس ایڈریس کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت احمدیہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس ایڈریس کو پڑھ کر قیام امن و صلح کی خاطر اپنی فوجی خدمات کا شاندار ریکارڈ معلوم کرکے مزید کوشش کریں۔ کہ آئندہ ان کا یہ ریکارڈ زیادہ سے زیادہ شاندار ہوتا جائے۔

ایڈریس

مہاراجہ صاحب بہادر! معزز خواتین اور حاضرین مجلس!

مجھ سے اس موقعہ پر ذمہ وار افسروں کی طرف سے یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے میں بھی اس موقعہ پر کچھ کہوں میں اس خواہش کا بڑی خوشی سے خیر مقدم کرتا ہوں:۔

حاضرین مجلس! جماعت احمدیہ نے اپنے واجب الاطاعت امام کی ہدایات و راہنمائی میں ابتدائے جنگ ہی سے دلی اخلاص سے بے غرضانہ طور پر بھرتی کے کام میں حکومت وقت کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا ہے۔ اور ہماری یہ مساعی تمام ان لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرتی رہی ہیں جن کا متحدہ مقصد یہ ہے۔ کہ ظلم اور تعدی کی طاقتوں کو مغلوب کیا جائے۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کم از کم ۱۵ ہزار افراد کی مختلف شعبوں میں بھرتی ہوئی ہے۔ ان میں سے ۲ ہزار سے زیادہ افراد جالندھر ایریا میں بھرتی ہوئے ہیں۔ ان اعداد و شمار کا یہ مطلب ہے۔ کہ جس قدر بھرتی ہوئی ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کی بھرتی کی نسبت ۲۴ فی صدی ہے۔ مردم شماری کے لحاظ سے جتنی بھرتی ہمارے حصہ میں آنی چاہیئے تھی۔ ہماری موجودہ بھرتی اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی حیثیت عالمگیر اور بین الاقوامی حیثیت ہے۔ اس لئے وہ تمام دنیا کے امن و صلح کو اپنا مقصد سمجھتی ہے۔

فوجی بھرتی کے ٹیکنیکل شعبہ میں ہمیں اگر اپنے وطن سے محبت ہے۔ تو خصوصیت سے اس لئے بھی شامل ہونا چاہیئے۔ کہ اس شعبہ میں بھرتی ہونے سے ہم اپنے ملک کی صنعت و حرفت کو ترقی دیں گے۔ اور ہم اپنی اقتصادی حالت کو سنواریں گے ۴۴۴

بقیہ کالم ۴

۴۴۴ جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے۔

آخر میں میں اس موقعہ پر کیپٹن سجان سنگھ کے متعلق اپنی جماعت کی خوشنودی کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے بھرتی کے کام میں ہماری جماعت کے ساتھ گورنمنٹ کی طرف سے پورا تعاون کیا ہے۔ کرنل جانسن کول جو نہایت ہر دلعزیز اور اپنے ماتحتوں کے اندر کام کی روح پیدا کرنے والے ممتاز افسر ہیں۔ وہ درحقیقت مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کہ انہیں کیپٹن سجان سنگھ جیسے قابل اور سرگرم منتظم معاون حاصل ہیں۔

زین العابدین ولی اللہ ناظر امور عامہ

نگہِ کرم ز عترتِ سلیمانم آرزوست

از جناب حکیم عبد الرحمٰن صاحب خاکیؔ۔ بی اے گوہری

نے جامِ جم نہ شوکتِ خاقانم آرزوست ۔۔۔ جانِ مرا ز جلوۂ جانانم آرزوست

جانِ حزیں ز فتنۂ دیو و پری بخست ۔۔۔ یک نقشِ خوش ز مہرِ سلیمانم آرزوست

مریم صفت بہ پنجۂ اہرمن ز بیم چنگ است ۔۔۔ راحِ دلی ز عیسیٰ دورانم آرزوست

تا من رہم ز سلسلۂ پیچ و تابِ دہر ۔۔۔ یک سلسلہ ز طرۂ پیچانم آرزوست

کشتِ عمل تبہ ز سمومِ گناہ شد ۔۔۔ یک قطرہ ز بخششِ نیسانم آرزوست

حسنِ مجاز ہیچ اثر از بقا نیافت ۔۔۔ حسنے کہ آں فنا نشود آنم آرزوست

تا از ہلال قطع شود پیکرِ صلیب ۔۔۔ ذوقِ یقین و خنجرِ برّانم آرزوست

خاکی ایازِ حضرتِ محمود گشتہ ام

نگہِ کرم ز عترتِ سلیمانم آرزوست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آج سے ۴۰ سال قبل کے دو مکتوب گرامی

ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آج سے ۴۰ سال قبل کے دو مکتوب گرامی شائع کئے جا رہے ہیں۔ جو حضور علیہ السلام نے میاں محمد بخش صاحب ملتانی مرحوم کے استفسار پر اس وقت رقم فرمائے تھے جبکہ مرحوم ۱۹۰۳ء میں دارالامان میں مقیم تھے۔ حضور علیہ السلام کی اصل تحریر مرزا احمد ابراہیم صاحب نسیم آرٹسٹ دہلی کے پاس محفوظ ہے۔ جن کی مصدقہ نقول بغرض اشاعت انہوں نے دفتر تالیف و تصنیف میں بھجوائی ہیں۔ چونکہ ہر دو مکتوبات کی اشاعت ۲۷ جون ۱۹۰۳ء کے اخبار بدر میں ہو چکی ہے۔ اس لئے ہم ان کی مکرر اشاعت میں متامل تھے۔ لیکن انہی دنوں جبکہ یہ مکتوب موصول ہوئے۔ اخبار پیغام صلح کا تازہ پرچہ (۲۴ اکتوبر ۱۹۴۳ء) ہمیں دیکھنے میں آیا جس میں یہ لکھا تھا کہ

"اگر حکیم فضل الدین صاحب رحمۃ اللہ نے اپنے مندرجہ بالا فقرہ "حضرت مرزا صاحب نبی اللہ ہیں۔ اور نبی کا منکر کافر بالاتفاق۔ الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء" میں حضرت اقدس کو ایسا نبی قرار دیا ہے۔ جس کے بعض دعووں کے انکار یا نہ ماننے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ تو غلط اور بالکل غلط ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے۔ کہ حکیم فضل الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے اس عقیدہ کی تردید اس وقت جماعت میں سے کسی نے نہ کی۔ در آنحالیکہ ان کا یہ فتوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی اخبار الحکم میں شائع ہو گیا تھا۔" جسے آج پیغام صلح میں غلط قرار دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ حضرت حکیم صاحب مرحوم کا یہ فتوے حضرت اقدس کے عقیدہ کے عین مطابق ہے۔ چنانچہ اس فتوے کا مضمون اس خط میں بھی موجود ہے جو حضور علیہ السلام نے میاں محمد بخش صاحب مرحوم کو ۱۹۰۳ء میں تحریر فرمایا۔ جسے بجنسہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ غیر مبائعین حضور علیہ السلام کے قلم مبارک سے لکھی ہوئی اس تحریر پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے۔ اور حضرت حکیم صاحب مرحوم کے فتوے کو غلط قرار دینے سے رجوع کریں گے۔

خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف

(۱) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امر اول کا جواب یہ ہے۔ کہ نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت ہے۔ کہ جو شخص خدا اور رسول کے مقابل اور احکام کی سرکشی کرے گا۔ وہ قیامت کو قابل مؤاخذہ ہوگا۔ اور مجرموں میں شمار کیا جائیگا قال اللہ تعالیٰ۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اور دوسری جگہ فرماتا ہے فانذرتکم نارا تلظی۔ لا یصلھا الا الاشقی الذی کذب وتولی اور ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بآیاته اور پھر فرمایا تلفح وجوههم النار وهم فیها کالحون الم تکن آیاتی تتلی علیکم فکنتم بها تکذبون۔ پس مسیح موعود کا آنا خدا اور رسول کی طرف سے ایک خبر دے رکھی تھی اور اطاعت کے لئے وصیت تھی۔ اس لئے انکار کیوں موجب مواخذہ نہ ہو ایسا ہی حدیثوں میں ہے۔ کہ مسیح اور مہدی جب ظاہر ہوگا۔ تو ہر ایک کو چاہئے۔ کہ اس کی طرف دوڑے۔ اگرچہ گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔ اور آیا ہے کہ جو شخص اس کو تسلیم اور قبول نہیں کرے گا۔ تو خدا اس سے مواخذہ کرے گا۔ اور آپ کا یہ استفسار کہ خدا تعالے اپنا جو کچھ کسی نبی یا رسول الہام کرتا ہے۔ اس کے معنے کھول دیتا ہے ایسا دعوے تو قرآن کے برخلاف ہے۔ اللہ تعالے قرآن میں صاف فرماتا ہے۔ کہ بعض آیات محکمات ہیں۔ جن میں تصریح کی گئی ہے۔ اور بعض متشابہات ہیں۔ جن کی حقیقت کسی پر کھولی نہیں گئی۔ جیسا ہی مقطعات قرآنی ہیں۔ اور احادیث سے ثابت ہے۔ کہ بعض آیات کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں وقت فلاں آیت کے معنے مجھ پر کھلے۔ پہلے معلوم نہ تھے۔ اور نیز احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن شریف میں بے شمار عجائبات ہیں جو وقتاً فوقتاً ظاہر ہونگے۔ ان تمام آیات سے علم ہوتا ہے۔ کہ نبی بھی بموجب آیت لا علم لنا الا ما علمتنا ایک حد تک کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔ نہ کہ خدا کے برابر والسلام خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۲ مئی ۱۹۰۳ء

(۲) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پہلے سوال کی نسبت میرا صرف یہ مطلب تھا کہ جو شخص قال اللہ قال الرسول سے سرکشی کریگا وہ ضرور قابل مؤاخذہ ہوگا۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ اور اسکے رسول نے ہر قسم کے اوصاف لفظوں میں خبر دی ہے کہ اسی امت میں سے مسیح موعود ہوگا۔ اور وعید کے طور پر فرمایا ہے کہ جو شخص اس کو اپنا حکم نہیں ٹھہرائیگا۔ وہ عذاب اور مؤاخذہ الہٰی کا مستحق ہوگا۔ اور پھر کون دانا اس سے انکار کر سکتا ہے کہ مسیح موعود کو نہ ماننا موجب خطا اور غضب الہٰی اور خدا اور رسول کی نافرمانی ہے۔ رہی یہ بات کہ ایسا شخص جو نماز پڑھتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا ہے۔ وہ مسیح موعود کے نہ ماننے سے ایماندار ہے یا کافر۔ اس کا جواب یہی ہے کہ خدا کے احکام میں سے کسی حکم کو بھی نہ ماننا موجب کفر ہے۔ جو شخص نماز پڑھتا ہے مگر کہتا ہے کہ چوری کرنا اور زنا کرنا اور شراب پینا اور جھوٹ بولنا اور سؤر کھانا اور خون کرنا کچھ گناہ نہیں ہے۔ وہ کافر ہے کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ کے احکام کی تکذیب کی اور ان سے انکار کیا۔ زنا کرنا اور شراب پینا وغیرہ معاصی موجب کفر نہیں ہیں۔ وہ سب گناہ ہیں۔ مگر ان بدکاریوں کو حلال ٹھہرانا موجب کفر ہیں۔ پس اسی طرح مسیح موعود سے انکار کرنا اس وجہ سے کفر ہے کہ اس میں خدا اور رسول کے وعدہ اور متواتر پیشگوئی سے انکار ہے یہ ایسا مسئلہ ہے کہ ہر ایک مسلمان جو ادنےٰ علم بھی رکھتا ہو۔ اس سے واقف ہے۔ خدا کی حدود کو توڑنا کافر نہیں کرتا۔ البتہ فاسق کرتا ہے۔ مگر خدا کے قول کے برخلاف بولنا کافر کرتا ہے۔ اس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔

اور امر دوم بھی صاف ہے۔ اسلام میں کوئی بھی ایسا فرقہ نہیں جس کا یہ عقیدہ ہو کہ نبی کا علم خدا کے علم کے موافق ہوتا ہے۔ یا خدا پر فرض ہوتا ہے۔ کہ اپنے کلام کے تمام حقائق و دقائق نبی کو سمجھا دے۔ ہاں جسقدر حصہ کلام الہٰی کا تبلیغ کے لئے ضروری ہے۔ وہ تو نبی کو سمجھایا جاتا ہے۔ اور جو ضروری نہیں۔ اس کا سمجھانا ضروری نہیں۔ یعقوبؑ کو چالیس برس تک باوجود متواتر دعاؤں کے خبر نہ ہوئی کہ یوسفؑ کہاں ہے۔ اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا۔ کہ جب تک الیاس نبی نہیں آئے گا۔ عیسی بن مریم نہیں آئیگا۔ اور کسی نبی کو خبر نہ ہوئی۔ کہ الیاس سے مراد اس کا مثیل ہے۔ جب حضرت عیسے علیہ السلام آئے۔ اور ان پر اعتراض کیا گیا۔ کہ الیاس نبی تو اب تک آسمان سے نہیں آیا۔ تم کس طرح آگئے۔ تب خدا سے اطلاع پاکر انہوں نے جواب دیا۔ کہ الیاس سے مراد یحیٰی نبی ہے۔ اسی کو الیاس سمجھ لو۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حدیبیہ کے سفر میں خبر نہ ہوئی۔ کہ ہم اس سفر میں ناکام رہیں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئی۔ کہ کھجور اور کھجوروں والی زمین ان کی ہجرت گاہ ہوگی۔ پس آپ نے سمجھنے میں غلطی کھائی۔ اور خیال کیا۔ کہ وہ یمامہ ہے۔ حالانکہ وہ مدینہ تھا۔ ایسا ہی لکھا ہے۔ اور غالباً تفسیر معالم میں بھی ہے۔ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس کے معنے مجھے معلوم نہیں۔ اور مقطعات کے معنوں میں آپ کی طرف سے کوئی قطعی اور یقینی تاویل مروی نہیں۔ اگر آپ کو ان کا علم دیا جاتا۔ تو ضرور آپ فرما دیتے۔ ماسوا اس کے میں خدا تعالے کی طرف سے علم پاتا ہوں مجھے خدا تعالے کی طرف سے یہی معلوم ہے۔ کہ خدا پر حق واجب نہیں۔ کہ ہر ایک بات نبی کو سمجھا دے اس کا اختیار ہے۔ کہ بعض امور کو کسی وقت تک مخفی رکھے۔ دیکھو احد اور حنین کی لڑائی میں کیسے کیسے ابتلا پیش آئے۔ اگر اللہ تعالے پہلے ہی سے اپنے نبی کو سمجھا دیتا۔ تو کیوں وہ ابتلا پیش آتے جو شخص نبی کا علم خدا تعالے کے علم کیطرح غیر محدود سمجھتا ہے۔ یا خدا تعالے پر واجب سمجھتا ہے کہ ہر ایک مخفی حقیقت نبی کو بتلا دے۔ وہ گمراہ ہے۔ اور قریب ہے کہ اس گمراہی پر اصرار کرکے کافر ہو جائے۔ ہاں جس قدر عقائد اور اعمال اور حدود کی تعلیم کے متعلق امور ہیں۔ جو انسانوں کے لئے مدار نجات ہیں وہ نبی کو بتلائے جاتے ہیں۔ تا امت اور خود نفس اس کا ان احکام سے محروم نہ رہے۔ ایسے جاہلانہ خیالات سے توبہ کرو۔ کہ ایمان ایک نازک چیز ہے۔ خبیث فرقہ نصاریٰ کا اسی سے گمراہ ہو گیا۔ کہ انہوں نے حضرت عیسےٰ کے بارہ میں اطراء کیا۔ اور صفات میں خدا تعالےٰ کے برابر ٹھہرا دیا۔ انبیاء خدا تعالےٰ کے عاجز بندے ہیں۔ اسی قدر علم رکھتے ہیں۔ جو خدا تعالے سے پاتے ہیں۔ ایسا انسان سخت جاہل بلکہ خبیث اور ناپاک طبع ہے۔ جو خیال رکھتا ہے۔ کہ ہر ایک مخفی در مخفی امر کا علم انبیاء کو دیا جاتا ہے۔ نہیں بلکہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ وان من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم۔ یعنی ہمارے پاس ہر ایک چیز کے خزانے ہیں۔ مگر ہم بقدر معلوم زمین پر اتارا کرتے ہیں۔ والسلام۔ اب میں نے صاف صاف لکھ دیا ہے مجھ کو فرصت نہیں ہے۔ کہ اس تفصیل کے بعد وقت ضائع کروں۔ اگر مادہ فہم کا ہے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِرتقاءِ انسانی جدید تحقیق کی رُو سے

کیا انسان پہلے جانور تھا۔ اور پھر ترقی کر کے اس حالت کو پہنچا ہے۔ یا شروع ہی سے اس کی تخلیق انسانیت پر ہوئی تھی؟ یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جو ابھی تک حکمائے یورپ کے نزدیک تحقیق طلب ہے۔ علم مخلوق کی پیدائش کے متعلق جس میں انسان بھی آجاتا ہے۔ انیسویں صدی سے قبل یہ خیال تھا کہ جب اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ تو تمام حیوانات، نباتات اور نسل انسانی کو دفعتہً اسی حالت میں پیدا کر کے رکھ دیا۔ یہ نظریہ پیدائش خاص یعنی Theory of special creation کہلاتا ہے۔ حکمائے یونان میں سے البتہ ارسطو نے دبی زبان سے یہ کہا۔ کہ مخلوقات کی پیدائش یوں دفعتہً معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ مختلف جانداروں کو اپنی ان موجودہ شکلوں تک پہنچنے کے لئے مختلف حالتوں میں سے گذرنا پڑا ہے۔ اس قیاس کی بنیاد اس خیال پر تھی۔ کہ دنیا میں جاندار مختلف قسم کے ہیں۔ بعض تو اتنے چھوٹے ہیں کہ ظاہری آنکھ سے نظر بھی نہیں آتے۔ اور بعض نہایت ہی بڑے ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے یہ بھی دیکھا۔ کہ بعض جانداروں کی تخلیق نہایت سادہ ہے۔ اور بعض کی نہایت پیچیدہ اور بعض جانداروں کی تخلیق ان کے بین بین ہے۔ اس سے اُس نے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ مخلوقات ایک ارتقائی قانون کے ماتحت بنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اس کے اس قول کے علاوہ اور بہت سے قصص بھی مشہور تھے۔ جو کہ اکثر بڑے بوڑھے اپنے بچوں کو سنایا کرتے تھے۔ مثلاً یہ کہ ایک دفعہ ایک گائے نے بچہ جنا۔ جو کہ انسانی شکل و صورت کا تھا۔ یا یہ کہ ایک جَو کے دانے سے ایک جانور پیدا ہو گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

۱۸۵۹ء میں چارلس ڈارون نامی ایک انگریز سائنسدان نے ایک کتاب "The origin of species" "آغاز انواع مخلوقات" لکھی۔ جس میں اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ مختلف جانداروں کی انواع جو اس وقت دنیا میں نظر آتی ہیں۔ ان سب کا مادہ ایک ہی ہے یعنی پہلے ایک نہایت ہی سادہ سی نوع کی تخلیق ہوئی۔ پھر حالات کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اس نوع میں سے ایک اور نوع بن گئی۔ جس نوع سے پھر حالات کی تبدیلی کے نتیجہ میں ایک اور نوع بن گئی۔ اور اسی طرح آہستہ آہستہ مختلف انواع کا ظہور اس عالم میں ہو گیا۔

انسان کے متعلق بھی اس کا یہی خیال ہے۔ کہ یہ جانوروں کی ایک قسم سے جو کہ اب مفقود ہے۔ ارتقائی حالات کے ماتحت ظہور میں آیا ہے۔ ہیکل ایک اور مفکر گذرا ہے۔ اس نے اپنی تحقیق سے یہ معلوم کیا۔ کہ انسان کا ارتقاء جس جانور سے ہوا ہے وہ لیپوٹائلو Lipotylu ہے۔ اگر یہ مل جائے۔ تو ارتقاء کی کڑی جو نسل انسانی تک پہنچتے ہوئے ٹوٹ جاتی ہے مکمل ہو جائے۔

اپنے اس دعوے کے ثبوت میں کہ تمام مخلوقات مختلف انواع کی حالتوں سے گذرتی ہوئی موجودہ شکلوں تک پہنچی ہیں۔ ڈارون نے یہ دلیل پیش کی۔ کہ جب ہم ایک اعلیٰ نوع کی پیدائش کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو بچہ انڈے یا نطفہ سے اپنی پوری شکل اختیار کرنے تک مختلف حالتیں بدلتا ہے۔ جو کہ ان حالتوں کی مانند ہیں۔ جن میں کہ اس وقت تک بعض ادنیٰ انواع پائی جاتی ہیں۔ یعنی یہ کہ بچہ اپنی نوع کی پوری شکل اختیار کرنے تک ان حالتوں سے گذرتا ہے۔ جو کروڑوں سالوں میں ارتقائی قانون کے مطابق اس کے آباؤ اجداد پر گذری ہیں۔ انسان کے متعلق بھی یہی قانون اس نے بتایا ہے۔ کہ ماں کے پیٹ میں جب ہم جنین کی ترقی ملاحظہ کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس جنین کو اپنی ابتدائی حالتوں میں مختلف قسم کے جانوروں سے مشابہت ہے جنین کی یہ حالتیں دراصل وہ ہیں۔ جن میں سے انسان پچھلے زمانوں میں مختلف جانوروں کی شکلیں اختیار کر کے گذرتا رہا ہے۔ مگر ڈارون اور دوسرے مفکروں کا یہ قول بعضوں کو صحیح معلوم نہ ہوا۔ اور انہوں نے ان پر سوالات واعتراضات کی بوچھاڑ کر دی۔ ڈارون اور اور اس کے ہم خیالوں نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق ان کے جوابات دیئے۔ لیکن سچ تو یہ ہے۔ کہ وہ کچھ زیادہ تسلی بخش ثابت نہیں ہوئے۔

گو بعض پُرانے خیالات کے لوگ ابھی تک پیدائش خاص کے نظریئے کے ہی حامل ہیں۔ مگر یہ درست نہیں۔ انسان بلکہ دنیا کی ہر مخلوق ارتقائی حالات سے گذرتی گذرتی ان صورتوں تک پہنچی ہے۔ مخلوقات کی پیدائش کی حقیقت یوں سمجھیے۔ کہ ہر مخلوق کیلئے زندگی کے الگ الگ ذرات تھے۔ جن سے وہ الگ الگ ترقی کر کے اپنی ان موجودہ حالتوں کو پہنچی ہیں۔ نہ یہ کہ زندگی کے ایک ہی ذرہ سے سب مخلوق کا ظہور ہوا ہے۔ جنین کی ترقی کو جو یہ لوگ اس کی گذشتہ تاریخ بتلاتے ہیں۔ اس طرز سے کہ وہ مختلف جانوروں سے ترقی کر کے اس حالت تک پہنچا ہے۔ تو یہ ان لوگوں کی بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ بیشک شکم مادر میں بچہ کی پیدائش کی مختلف کیفیات ہوتی ہیں۔ مگر انہیں دوسرے جانوروں سے وابستہ کرنا کسی صورت میں بھی صحیح نہیں۔ بلکہ یہ انکے مشابہ حالتیں ہیں اور صرف بعض کی بعض سے مشابہت ہونے کی وجہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اسی کا حصہ ہیں۔ جس سے اسکی مشابہت نظر آتی ہے ۔ (باقی)

خاکسار سلطان محمود شاہد بی۔ ایس سی لاہور

وصیت

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۔۔۔ منکہ محمود احمد ولد غلام رسول صاحب۔ قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن گکھانوالی ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بقید حیات موجود ہیں۔ اور میرا گذارہ زراعت پیشہ کاشتکاری محکوکہ ۔۔۔ زمین پر ہے میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں البتہ میرے مرنے پر جسقدر جائیداد میری منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔

العبد:۔ محمود احمد ولد غلام رسول قوم جٹ باجوہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی ساکن گکھانوالی ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد: ... فضل دین ... ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ

ہوتی سرمہ

ہوتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے
قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ
ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

عزیز کاربالک منجن

دانتوں کے جملہ امراض کا علاج
قیمت فی اونس ایک روپیہ
ملنے کا پتہ: عزیز کاربالک منجن سٹورز ریلوے روڈ ۔ قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض، سستی کا شکار، اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کیوجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

"سرمہ جواہر خاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں قیمت فی تولہ ۔۔۔ نمونہ تین ماشہ ۱۱؍

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

سیڈولین

ایک اور تازہ شہادت

"مریضہ کو ایک ہفتہ دوا استعمال کرائی گئی۔ دورے بالکل رک گئے ہیں صحت اچھی ہے ضعف دل گھبراہٹ اور بے چینی اب نہیں ہے دورہ کیوقت اعصاب کا اکڑ جانا۔ دل کا بیٹھ جانا اور بیہوشی جو کسی تدبیر سے بھی رفع نہیں ہوتی تھی۔ آپکی دوا کے استعمال سے اب سب کو فائدہ ہو گیا ہے۔ درستی بیداری اور مایوسی بھی رفع ہو گئی ہے۔ نفل کے بعد پیٹ میں جو درد ہوتی تھی اس میں بھی آرام ہے اور خوابیں بھی اب نہیں آتیں۔ اور نیند اب اچھی آجاتی ہے۔ اب عام صحت جسمانی کا علاج کریں ۔۔۔ والسلام

ملک جلال الدین گکے زئی سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

دواخانہ طب جدید متصل ڈاکخانہ قادیان

69

India needs Trained Technicians

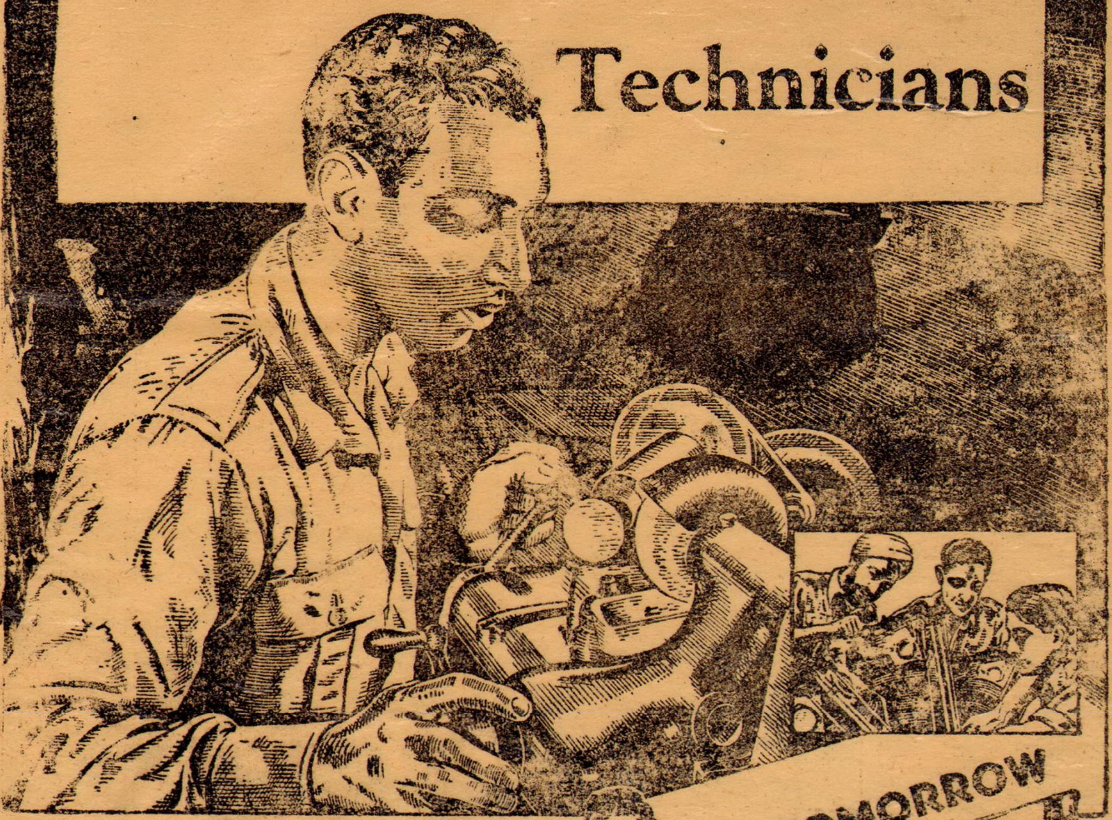

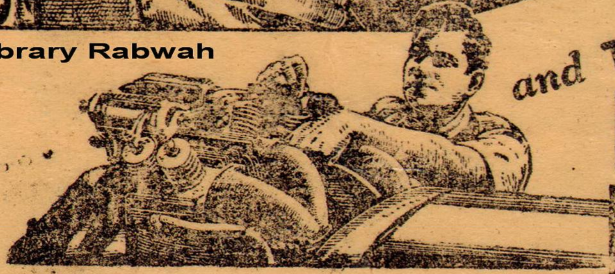

TODAY ... and TOMORROW

MILITARY successes are due as much to the 'men behind the scenes' as to those 'up front'.... to the qualified technicians, the skilled ground crews and the trained artisans who are vital to mechanised warfare. Such men are indeed the backbone of the nation for it is to them that India will look in the great Industrial era which will follow the havoc and devastation of the war. For after Victory is won India will find herself in ever-growing importance in world trade and commerce... her new Industries will develop and expand and her air communications will cover a wider territory than ever before.

PREPARE NOW FOR YOUR PLACE IN POST-WAR PROSPERITY

The Indian Air Force needs men NOW, to receive training and become skilled technicians in the workshops on which the flying men depend. The men needed must be between 18 and 38 years of age. Physical fitness is necessary but the standard is not as high as is required of flying ranks. No qualifications are necessary other than a sound all-round education up to Matric level and a knowledge of English, but experience in any particular trade is an advantage. Pay is good from the word 'go': during preliminary training a recruit receives from Rs. 40/- to Rs 60/- per month according to his qualifications, plus free food, lodging and clothing. Trades in the I.A.F. are many and varied and a man may choose to be a fitter, an armourer, an instrument repairer, or a photographer, etc. with pay rising to a possible Rs. 265/- per month, plus allowances. The more adventurous can, if they wish, volunteer as Air-gunners.

THIS IS YOUR CHANCE

Here is your chance to learn NOW the work you will want to do after the war. It's a man's life in the I.A.F., with interesting work and quick advancement to those with aptitude. Join today the ranks of the foremost citizens of tomorrow.

Apply to any of the following Technical Recruiting Offices

14, Davis Road, Lahore.
Jamrud Road, Peshawar Cantt.
Old N. W. Army Enclave, Sir Thomas Road, Rawalpindi.
No. 2, Civil Lines, Sargodha.
John Road, Jhelum.
5, Cantonment, Jullundur.
31, Alexandra Road, Near Bus Stand, Ambala Cantt.
1012, Depot Lines, Karachi Cantt.
Opposite Supply Depot, Campbellpore.
Sheepcote Road, Ludhiana.
Block 3, Stewart Road, (Cap Bazaar), Quetta.
Bungalow No. 12, Near Sind Band Club, Hyderabad (Sind).
Krishna Lodge, Near Bhed Pula Bridge, Kachehry Road, Sialkot.
Circular Road, Rohtak.
Old Civil Lines, Multan.
Residence of Ch. Asghar Ali, M.L.A. Gujrat (Punjab).
Hari House, Abbottabad

JOIN THE INDIAN AIR FORCE

REMEMBER—Good I. A. F. Airmen are always eligible for promotion to Commissioned Ranks.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر ۵ منٹ میں ایک ہوائی جہاز

امریکہ کے ایک بیان سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے ہوائی جہاز بنانے والے کارخانوں میں ہر پانچ منٹ میں ایک ہوائی جہاز بنایا جا رہا ہے۔

جاپان کے سمندری اور ہوائی جہازوں کی تباہی

۸ دسمبر ۱۹۴۱ء کو جاپان نے بحرالکاہل میں جنگ شروع کی تھی۔ اس وقت سے اب تک امریکہ کی آبدوزوں نے جاپان کے ۳۵۵ جہاز غرق اور ۱۰۵ بیکار کئے۔ جاپان کے تجارتی جہازوں کا ایک چوتھائی حصہ ٹھکانے لگایا جا چکا ہے۔ اوسطاً ہر مہینے ان کے ایک لاکھ تیس ہزار ٹن وزن کے جہاز غرق کئے جا رہے ہیں۔ اس عرصہ میں امریکن ہوائی جہازوں نے دشمن کے ۲۷۶۹ ہوائی جہاز ہوائی لڑائیوں میں اور ۱۰۲۳ زمین پر تباہ کئے۔ اور امریکہ کے ۸۶۷ ہوائی جہاز کام آئے۔

واشنگٹن ۲۴ر اکتوبر۔ محکمہ جنگ کے سیکرٹری مسٹر سٹمسن نے کل ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس وقت امریکہ میں ایک لاکھ چالیس ہزار جنگی قیدی ہیں۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ اس تعداد کو جنگلوں وغیرہ میں کام پر لگا دیا جائے۔ آپ نے اس سوال پر روشنی ڈالنے سے انکار کر دیا کہ اطالیہ کی طرف سے محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کی بنا پر آیا اطالوی جنگی قیدیوں کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی کی جائیگی یا نہیں۔

لنڈن ۲۳ر اکتوبر۔ فرانسیسی ریڈیو نے (جس پر جرمنوں کا قبضہ ہے) آج یہ اعلان کیا ہے کہ ایم لاوال اور جرمنی کے لیبر افسر فرٹنر کے مابین ایک سمجھوتہ طے پایا ہے۔ جس کی رُو سے جرمنی ۱۹۴۳ء میں فرانس سے مزید مزدور بھیجنے کی کوئی فرمائش نہیں کرے گا۔

لنڈن ۲۴ر اکتوبر۔ مسٹر چرچل نے دارالعوام میں بتایا کہ ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو دارالعوام کی عمارت کی دوبارہ تعمیر پر غور کر رہی ہے۔ دارالعوام کو ہوائی حملوں سے نقصان پہنچا ہے۔ موجودہ عمارت کی تمام ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر ایوان میں معمولی تبدیلیاں کئے جانے کے سوال پر کمیٹی غور کر رہی ہے۔

لنڈن ۲۴ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانیہ کا مشہور طیارہ بردار جنگی جہاز "وکٹوریس" واپس انگلستان پہنچ گیا ہے۔ یہ جنگی جہاز بحرالکاہل میں امریکی جنگی جہازوں

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کے دوش بدوش لڑتا رہا۔

لنڈن ۲۵ر اکتوبر۔ مڈل ایسٹ کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ انگریزی بمباروں نے بحیرۂ ایجین میں بعض چھوٹے جزیروں پر حملہ کر کے دشمن کے ۳ جہازوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ اس کے علاوہ بعض دوسرے ٹھکانوں پر حملہ کیا گیا۔

دہلی ۲۵ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کے گُڑ کے کنٹرولر صاحب نے اعلان کیا ہے کہ یکم نومبر سے بغیر اجازت کے ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں گڑ لے جانے کی ممانعت ہے۔

ماسکو ۲۵ر اکتوبر۔ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ تینوں حکومتوں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کا نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ ہفتہ کے روز ٹیکنیکل ماہر بھی اس میں شامل ہوئے ہیں۔ انہیں مسودہ بنانے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ اور امید ہے کہ کانفرنس کے بعد بھی یہ ماہر آپس میں ملتے رہیں گے۔

دہلی ۲۵ر اکتوبر۔ رنگون ریڈیو نے کہا ہے کہ لارڈ ویول نے ارادہ کیا ہے کہ وہ بنگال کو بھوک سے کبھی بھی نجات نہ دلائے۔ حالانکہ آپ نے وائسرائے کا عہدہ سنبھالتے ہی سب سے پہلے بنگال کی تکلیف کو دُور کرنے کی طرف توجہ کی ہے۔ اور عنقریب کلکتہ جانے کا ارادہ کیا ہے۔ تاکہ بنگال میں خوراک کی سپلائی کے متعلق تحقیقات کی جائے۔

ماسکو ۲۶ر اکتوبر۔ ماسکو کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے نیپر دریا کے موڑ پر نیپروپیٹروسک کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر یوکرین میں تیسرے درجہ پر ہے۔ کل رات روسیوں کی اس کامیابی کی خوشی میں ماسکو میں ۲۲۰ توپوں نے سلامی دی۔ دو ہفتے کی لڑائی کے بعد جرمن فوجیں اس شہر سے پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اس شہر میں ۴۸ فولادی کارخانے ہیں اور ارد گرد کی بستیوں میں ۳۰ مختلف کارخانے تھے۔ روسی فوجوں نے شہر پر قبضہ کرنے کے بعد کئی میل اور آگے بڑھ کر ۴۰ اور جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ نیپر کے موڑ پر قبضہ کرنے سے پہلے رُوسیوں نے اس موڑ کے بند کو توڑا تھا۔ یہ بند دُنیا میں سب سے بڑا ہے۔ اس کے بنانے میں ۵ سال کا عرصہ صرف ہوا تھا۔ اور دس لاکھ ہارس پاور کا تھا۔ اس بند کے علاوہ رُوسیوں نے وہ بجلی گھر بھی تباہ کر دیا جو اس تمام علاقہ کو بجلی مہیا کرتا تھا۔ نیپروپیٹروسک کے علاوہ روسیوں نے کمسکایا پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ نیپروپیٹروسک پر قبضہ سے نیپر کے موڑ کے جرمن بچاؤ کے مورچے ٹوٹ گئے ہیں۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ مشرقی اٹلی میں دریائے ٹرینو کے پار آٹھویں برطانی فوج نے مضبوطی سے مورچے جما لئے ہیں۔ اور شمال کی طرف بڑھ کر ایک اہم شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب وہ مارسیکا کی پہاڑی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس پہاڑی پر جرمنوں نے اپنی فوجوں کو اکٹھا کیا ہوا ہے۔ پانچویں امریکن فوج بھی برابر آگے بڑھ رہی ہے۔ جرمنوں کے کئی جوابی حملوں کو اس نے روک لیا ہے۔ کینیڈین اور انگریزی فوجیں اس بڑی سڑک پر بڑھ رہی ہیں جو والٹرنو سے روم کی طرف جاتی ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز دشمن کے رسد اور کمک کے راستوں اور فوجی چوکیوں پر حملے کر رہے ہیں۔ کل بھاری بمباروں نے جنوبی آسٹریا پر جا کر حملے کئے۔ اور گیارہ جرمن ہوائی جہازوں کو برباد کیا۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ برطانی جنگی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل ہمارا ایک کروزر اور دو ڈیسٹرائر ڈوب گئے ہیں۔ یہ حادثہ رودبار انگلستان میں ایک لڑائی کے دوران میں پیش آیا۔ ایک کروزر اور ایک ڈیسٹرائر تو تارپیڈو لگنے سے ڈوبا۔ اور ایک ڈیسٹرائر جہازیوں نے خود ڈبو دیا۔

ماسکو ۲۶ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل مارشل سٹالین سے امریکن وزیر خارجہ مسٹر کارڈول ہل نے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں موسیو مولوٹوف اور امریکن سفیر مسٹر ہریمین بھی شامل تھے۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کل جرمنی کے دو جہاز جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے لئے برطانیہ کی ایک بندرگاہ میں پہنچ گئے ہیں۔ ملک معظم نے بھی ان قیدیوں کو خوش آمدید کہا۔

واشنگٹن ۲۶ر اکتوبر۔ جنوبی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی ہوائی جہازوں نے ویواک کی چھاؤنی میں دو ہوائی میدانوں کی خبر لی۔ اور زمین پر کھڑے ہوئے ۲۰ جہازوں کو تباہ کر دیا۔ ویواک کی بندرگاہ پر بھی حملہ کر کے ایک ہزار ٹن کے دو جہازوں کو ڈبو دیا۔ اور ایک کو سخت نقصان پہنچایا۔ سالومنز کے ایک جاپانی جہاز کو نشانہ بنایا۔ ایک اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ کل اتحادیوں کے ۲۰۰ سے زیادہ ہوائی جہازوں نے رابول کی ہوائی اور سمندری چھاؤنی پر شدید حملے کر کے دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔ پچھلے دو دن میں یہاں پر ۱۲۳ جاپانی ہوائی جہاز۔ ایک ڈیسٹرائر اور ۵ دوسرے جہازوں کو ڈبو دیا گیا ہے۔

دہلی ۲۵ر اکتوبر۔ ہندوستانی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ کل انگریزی اور امریکن بمباروں نے برما میں دشمن کے رسد اور کمک کے راستوں اور فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے۔ دریائے چندون کے نچلے حصے میں ۳ جہازوں پر حملہ کیا ۲ کو آگ لگا دی کئی کشتیوں کو تباہ کیا۔ مانڈلے کے شمال میں بھی ایک ریلوے پُل کو برباد کیا۔ اور ریلوے یارڈوں پر حملے کئے۔

جالندھر ۲۶ر اکتوبر۔ کل جالندھر میں ریکروٹنگ دربار کے موقعہ پر پنجاب کے وزیر اعظم ملک خضر حیات خاں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس سال پنجاب نے ۲ لاکھ دستکار مہیا کئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی تمام طبی ضرورتوں کیلئے طبیہ عجائب گھر قادیان کی خدمات سے فائدہ اُٹھائیے!

کوئین ٹیبلٹس (ٹکیاں) ملیریا سے بچنے کے لئے بہترین دوا ثابت ہو چکی ہیں! (۱۰۰ ٹکیہ دو روپے) محصول ڈاک ۹ر دو شیشی تک
دی کوئین سٹورز قادیان